

5 بیرونی شعبہ¹

5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: بیرونی شعبے کے اہم اظہار بے			
ارب ڈالر			
مئی 13ء	اپریل سہ ماہی مئی 13ء	اپریل سہ ماہی مئی 14ء	
6.0	10.4	4.7	اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر
-2.5	0.4	-1.2	جاری کھاتے کا توازن
-15.4	-3.6	-4.2	تجارتی توازن
13.9	3.6	3.9	کارکنوں کی ترسیلات
1.3	0.1	0.2	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری
2.9	1.2	0.6	بیرونی قرضے کی وصولی
6.5	1.1	1.8	بیرونی قرضے کی واپسی*
* قلیل مدتی قرضے کی واپسی، اور آئی ایم ایف کو واپسی شامل ہے			
ماخذ: اسٹیٹ بینک			

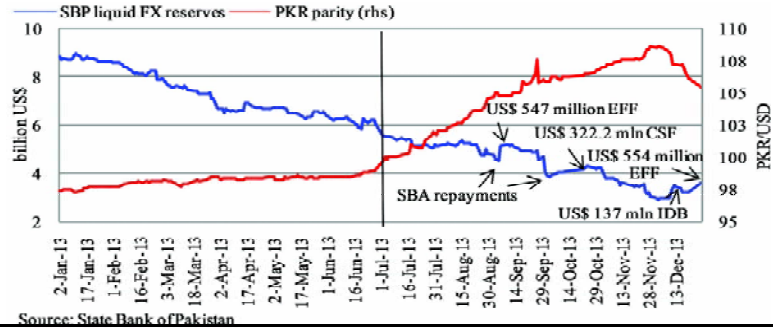
مالی سال 14ء کے آغاز ہی سے بیرونی شعبے کے حوالے سے تفکرات موجود تھے: پاکستان اگرچہ مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی میں آئی ایم ایف کے ایک نئے پروگرام میں شامل ہو گیا تاہم بازار مبادلہ میں اتار چڑھاؤ آتا رہا اور پاکستانی روپیہ 6 فیصد گر گیا جو پانچ سال کے دوران کسی ایک سہ ماہی میں گرنے والی سب سے بڑی قدر ہے (جدول 5.1)۔ اس کی کے ممکنہ اسباب یہ تھے: (i) جاری کھاتے کے خسارے میں تیزی سے اضافہ، (ii) اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی خریداری اور مارکیٹ میں اس حوالے سے سٹہ باز اندہ احساسات، اور (iii) بیرونی قرضے کے 1.8 ارب ڈالر کی واپسی۔

اگرچہ قرضہ واپسی کی اقساط کا پہلے سے علم تھا، اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم موصولی کو بھی پیش نظر رکھا گیا تھا تاہم اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی خریداری کی توقعات پر بازار مبادلہ میں بے چینی پھیل گئی، دراصل اظہار دلچسپی کے مراسلے میں خالص عالمی ذخائر (net international reserves - NIR) کے ہر سہ ماہی کے اختتام پر اہداف کا حصول لازمی قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ بین الینک بازار میں ڈالر 26 ستمبر 2013ء کو 110.5 روپے کی تاریخ کی بلند ترین سطح پر چلا گیا جبکہ اس دن کے اختتام پر وہ 105.35 روپے پر واپس آ گیا (شکل 5.1 اور سیکشن 5.4)۔

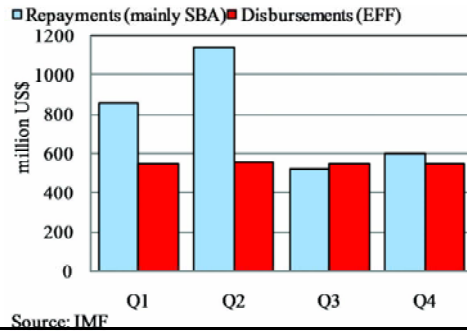
اس تناظر میں آئی ایم ایف کے نئے پروگرام نے پاکستان کو اشد ضروری زرمبادلہ تو فراہم کیا تاہم اس حقیقت کے پیش نظر کہ آنے والی نئی قسط اسٹیٹ بینک کے خالص عالمی ذخائر کے سہ ماہی اہداف سے سختی ہے، بازار مبادلہ میں اطمینان نہ آ سکا۔ ای ایف ایف پروگرام پیشگی اختصاص کا

¹ یہ سیکشن 'توازن ادائیگی کے دستور العمل' (بی بی ایم-6) کے چھٹے ایڈیشن پر مبنی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے بی بی ایم-6 کے مطابق توازن ادائیگی کے اعداد و شمار جولائی 2013ء سے مرتب کرنے شروع کر دیے ہیں، اور موازنے کی غرض سے مئی 13ء کے حسابات بھی ان معیارات کے مطابق ڈھال لیے ہیں۔ براہ مہربانی نوٹ کریں کہ 5.1 دیکھئے جس میں اس ایڈیشن کے تحت توازن ادائیگی کی بڑی مددات پر بحث کی گئی ہے اور اہم اظہار یوں کی تشریح کی گئی ہے۔

شکل 5.1: اسٹیٹ بینک کے ذخائر اور روپے کی مساوات کا موازنہ، م س 13ء کی دوسری ششماہی اور م س 14ء کی پہلی ششماہی



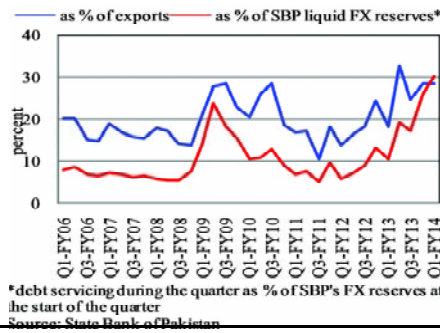
شکل 5.2: م س 14ء کے دوران آئی ایم ایف سے خالص رقم کی پیمائش



حامل (frontloaded) نہیں تھا، اور آئی ایم ایف کو خالص ادائیگیوں کا بوجھ م س 14ء کی پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران منڈی کے احساسات کو پُر سکون نہ کر سکا (شکل 5.2)۔

آئی ایم ایف کے علاوہ دیگر بیرونی قرض خواہوں کو بھی قرض کی واپسی، جو مجموعی طور پر 927.4 ملین ڈالر تھی، م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دشواری بنی رہی۔² سہ ماہی کے آغاز میں اسٹیٹ بینک کے پاس موجود زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں سے 30 فیصد ذخائر سہ ماہی کے دوران بیرونی قرضے کی واپسی میں استعمال ہو گئے۔ برآمدات سے ملنے والی سہ ماہی رقم کا بھی کم و بیش اتنا ہی تناسب اس مد میں استعمال ہوا (شکل 5.3)۔

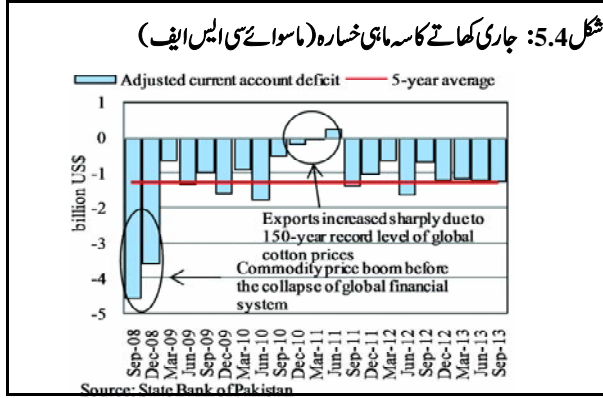
شکل 5.3: بیرونی قرضے کی واپسی کا بوجھ



پاکستان کا درآمدی بل بھی تفکرات بڑھانے والا ہے، زیر جائزہ عرصے کے دوران اس میں 7.6 فیصد اضافہ ہوا۔ دراصل ملک میں گیس کی قلت کی

بنا پر طلب اور رسد میں جو فرق پیدا ہوا ہے اسے پُر کرنے کے لیے پیٹرولیم کی طلب بڑھ رہی ہے اور درآمدی بل میں اضافہ اسی طلب کو ظاہر کرتا

² م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں مساوائے آئی ایم ایف، بیرونی قرضے کی واپسی صرف 645.2 ملین ڈالر تھی۔



ہے۔ خام تیل کی طلب بالخصوص طاقتور رہی جس سے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ملکی ریٹائزروں کی گزشتہ سال کی نسبت بہتر مالی حالت کا بھی پتہ چلتا ہے، کیونکہ حکومت نے جون 2013ء کے اختتام پر پیشتر گردش قرضے کا تصفیہ کر دیا تھا (سیکشن 5.5)۔³

ادھر، برآمدی نمو معمولی رہی گوکہ ٹیکسٹائل، چاول اور چمڑے جیسی چند اہم اشیا کی برآمد میں واضح

بہتری آئی۔ بحیثیت مجموعی تجارتی خسارہ بڑھ کر 4.2 ارب ڈالر پر چلا گیا، جبکہ ماس 13ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی خسارہ کارکنوں کی ترسیلات سے مکمل طور پر پورا ہوا تھا، رواں مالی سال پہلی سہ ماہی میں ایسا تو نہیں ہوا البتہ ترسیلات میں 9.1 فیصد کی معقول نمو ہوئی (جدول 5.1)۔ ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم نہ ملنے سے جاری حسابات کا خسارہ بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر ہو گیا، اور لگ بھگ یہی حجم گزشتہ 5 سال کے دوران رہا ہے (اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم کی تطبیق کے بعد) (شکل 5.4)۔

ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے مقابلے میں مالی کھاتے نے، ماس 13ء کے برعکس، نسبتاً بہتر کارکردگی دکھائی۔ بیرونی سرمایہ کاری بڑھی، اور حکومت کی جانب سے قرضوں کی بھاری ادائیگیوں کے باوجود قرضے کی رقم کا خالص اخراج نسبتاً کم رہا جس کی وجہ یہ تھی کہ حکومت نے اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں سے زر مبادلہ میں قرض لیا تھا (سیکشن 5.3)۔ اس سے قطع نظر بحیثیت مجموعی مالی کھاتے سے رقم کا خالص اخراج جاری رہا، اور بیرونی خسارے کی مالکاری کا سارا بوجھ زر مبادلہ کے ذخائر نے برداشت کیا۔

5.2 جاری کھاتہ

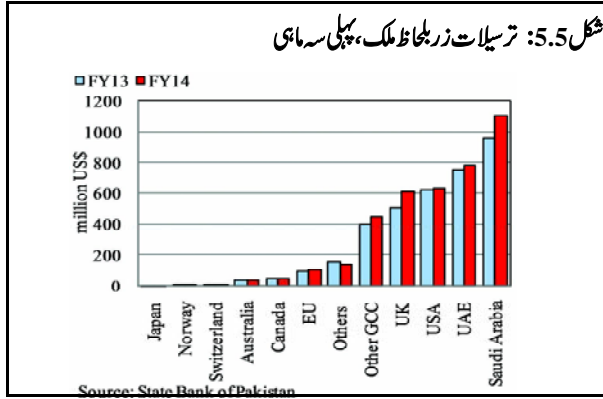
ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے میں 1.2 ارب ڈالر خسارہ ہوا جبکہ گزشتہ برس 0.4 ارب ڈالر کی فاضل رقم موجود تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، اس فرق کی بنیادی وجہ اس سال اتحادی سپورٹ فنڈ کی عدم وصولی تھی، اسی فنڈ کی بنا پر گزشتہ سال جاری کھاتے کا خسارہ فاضل رقم میں بدل گیا تھا (جدول 5.2)۔ اگر اتحادی سپورٹ فنڈ کو شامل کیا جائے تو دونوں سہ ماہیوں کے جاری کھاتے کے مابین فرق نمایاں طور پر کم ہو جاتا ہے۔ بقیہ فرق کی وجہ ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی میں درآمدات پر بھاری ادائیگیاں ہیں (سیکشن 5.5)۔

³ ماس 14ء کی پہلی سہ ماہی میں خام پٹرولیم کا درآمدی حجم سال 10.5 فیصد بڑھ گیا۔ مزید برآں، موٹرا سپرٹ (پینٹرول) اور فرنس آئل کے درآمدی حجم میں بھی بالترتیب 11.1 فیصد اور 0.8 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے برعکس ہائی اسپیڈ ڈیزل کا درآمدی حجم تیزی سے سال بسال 17.5 فیصد گر گیا (باب 2)۔ چونکہ توازن ادائیگی کا ڈیٹا درآمدات کا اندراج حقیقی ادائیگی کے وقت کرتا ہے اس لیے اضافی پٹرولیم اخراجات کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ دونوں عرصوں کے درمیان فرنس آئل کی ادائیگیاں مختلف اوقات میں کی گئیں: ماس 13ء کی پہلی سہ ماہی میں پیشتر درآمدی ادائیگیاں اگلے مہینوں تک ملتوی کردی گئی تھیں کیونکہ پی ایس او کو سیالیٹ کی شدید کمی کا سامنا تھا۔ اختتام جون 2013ء پر گردش قرضے کے تصفیے کی بنا پر پی ایس او کی سیالیٹ بہتر ہو گئی اور وہ درآمدی ادائیگیاں بروقت کرنے کے قابل ہو گیا۔

⁴ اسٹیٹ بینک نے بینک آف چائنا کے ساتھ کرنسی تبدیل انتظام سے ڈرانگو کی صورت میں قرض گیری کی۔ توازن ادائیگی میں مدد کے لیے آئی ایم ایف کا قرضہ مالی کھاتے میں شامل نہیں ہے۔

جدول 5.2: پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کی تفصیلات برطانیہ بی بی ایم -6		
ملین ڈالر		
م 14ء	م 13ء	
-1,206	439	جاری کھاتے کا توازن
-1,206	-679	ماسوائے اتحادی سپورٹ فنڈ
-4,243	-3,625	الف - ایشیا میں توازن تجارت
6,275	6,151	ایشیا کی برآمدات ادوبی
10,518	9,776	ایشیا کی درآمدات ادوبی
-890	108	ب - خدمات میں توازن تجارت
0	1,118	جس میں سے: اتحادی سپورٹ فنڈ
-809	-692	ج - بنیادی آمدنی پروتوازن*
4,736	4,648	د - ثانوی آمدنی پروتوازن**
3,927	3,599	جس میں سے: کارکنوں کی ترسیلات
* قبل ازس، آمدنی کھاتہ: ** قبل ازس، جاری منتقلیاں		
ماخذ: اسٹیٹ بینک		

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے، زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات میں 9.1 فیصد نمو ہوئی۔ پیشتر اضافہ سعودی عرب اور برطانیہ سے آنے والی ترسیلات میں ہوا (شکل 5.5)۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ سعودی عرب میں غیر قانونی تارکین کے خلاف جاری مہم کی بنا پر قبل ازیں خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ وہاں سے بعض پاکستانیوں کو بے دخل کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں ترسیلات بھی کم ہو سکتی ہیں تاہم خوش قسمتی سے یہ خدشہ بے بنیاد ثابت ہوا۔ اگرچہ بتایا گیا ہے کہ 50 ہزار سے زائد پاکستانی تارکین کو بے دخل کیا گیا تاہم نئے قواعد کے مطابق 7 ماہ کے رعایتی عرصے کے دوران 8 لاکھ پاکستانیوں کو دستاویزی اندراج کے بعد باضابطہ کر دیا گیا ہے۔⁵ چنانچہ ممکن ہے، ترسیلات میں اضافہ اس امر کی عکاسی کرتا ہو کہ جن لوگوں کا باضابطہ اندراج کیا گیا ہے انہوں نے غیر رسمی ذرائع چھوڑ کر رسمی ذرائع سے رقوم بھیجنا شروع کر دی ہوں، تاہم اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جاسکتا کہ سعودی عرب سے واپس آنے والے اپنے ساتھ رقوم پاکستان لا رہے ہوں۔



جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے، ترسیلات میں اضافہ

بنیادی طور پر زیر جائزہ عرصے کے دوران ایک ملکی کرنشل بینک کی جانب سے ویسٹرن یونین کے ساتھ ڈائریکٹ ٹو بینک (direct-to-bank D2B) منصوبے کے آغاز کا نتیجہ ہے چنانچہ ویسٹرن یونین کے توسط سے رقوم کی ترسیل بلا معاوضہ ہونے لگی ہے۔⁶ اگرچہ اس منصوبے کا اطلاق ویسٹرن یونین کے دنیا بھر میں پھیلے مراکز پر ہوتا ہے تاہم برطانیہ میں یہ ابتدائی کامیابی بظاہر، وہاں پر اشتہاری مہم کا نتیجہ ہے۔

5 سعودی گزٹ - ابتدا میں سعودی حکومت نے غیر قانونی تارکین کو تین ماہ کی رعایت دی، یعنی اپریل 2013ء سے جون 2013ء تک، کہ وہ اپنے قیام کو قانونی بنالیں یا پھر سزا سے بچنے کے لیے ملک چھوڑ دیں۔ یہ مدت ختم ہونے پر حکام نے رعایتی سہولت اکتوبر 2013ء تک بڑھا دی۔

6 جولائی تا اکتوبر 2013ء کے دوران ویسٹرن یونین نے ڈائریکٹ ٹو بینک کے علاوہ کاؤنٹر پر بھی رقم وصولی کے لیے کئی پروموشن پیش کیں۔

5.3 مالی کھاتہ

مالی کھاتے کے تجربے سے پہلے ضروری ہے کہ بی پی ایم-6 کے تحت ڈیٹا کی تشریح کا ازسرنو جائزہ لے لیا جائے۔ م-14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.4 ارب ڈالر خسارے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زرمبادلہ کا ملک سے خالص اخراج ہوا، دراصل یہ صرف اس فرق کا اظہار ہے جو اس عرصے میں مالی اثاثوں کے خالص حصول، اور مالی واجبات کی خالص ذمہ داریوں (net incurrence) کے درمیان واقع ہوا (جدول 5.3 اور باکس 5.1)۔ مالی رقوم کے بہاؤ کی مزید با مقصد تشریح کے لیے ضروری ہے کہ اس کھاتے کے ہر جز پر الگ الگ بحث کی جائے۔

باکس 5.1: بی پی ایم-6 کے مطابق ادائیگیوں کے توازن کے اہم ذمے اور ان کی تشریح

بی پی ایم-5 اور بی پی ایم-6 کے طریقہ کار کا مجموعی فریم ورک نظری طور پر یکساں ہے۔ تاہم، بی پی ایم-6 آئی ایم ایف کی جانب سے بیرونی شعبے کی شریات سے متعلق دی گئی سفارشات، قومی کھاتوں کے نظام (ایس این اے) اور براہ راست سرمایہ کاری کی شریات اور دیگر معاشی شریات کے شعبے کے بین الاقوامی معیارات سے زیادہ بہتر انداز میں ہم آہنگ ہے۔ ذیل میں ہم بی پی ایم-6 میں ادائیگیوں کے توازن کے اہم ذمروں کے ساتھ ان کی تفریحات دے رہے ہیں۔ بی پی ایم-5 اور بی پی ایم-6 کے بعض اجزاء کے درمیان فرق کا خلاصہ جدول 5.1.1 میں دیا گیا ہے۔

1- جاری کھاتہ

جاری کھاتے میں اقامتی و غیر اقامتی افراد اور اشیا، خدمات، بنیادی آمدنی و ثانوی آمدنی کے درمیان جاری کھاتے کے بہاؤ کو دکھایا جاتا ہے۔

بنیادی آمدنی کھاتہ اقامتی و غیر اقامتی ادارہ جاتی اکائیوں کے درمیان بنیادی آمدنی کے بہاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ بنیادی آمدنی میں افرادی قوت کی فراہمی اور مالی کھاتوں کا منافع اور قدرتی وسائل کا کریہ شامل ہوتا ہے۔ بین الاقوامی کھاتے ذیل میں دی گئی بنیادی آمدنی کو ظاہر کرتے ہیں: ملازمین کی تنافی،⁷ منافع منقسمہ آمدنی، نو سرمایہ کاری آمدنی، سود، سرمایہ کاری آمدنی، بیرہ میں پالیسی ہولڈرز سے منسوب کرنے کے قابل، معیاری ضمانتیں اور فنانس فنڈز، اور مصنوعات و پیداوار کا کریہ، ٹیکس اور زراعت۔

ثانوی آمدنی کھاتہ اقامتی و غیر اقامتی افراد کے درمیان جاری منتقلیوں⁸ کو ظاہر کرتا ہے۔ بین الاقوامی کھاتوں میں جاری منتقلیوں کی درجہ بندی ان وسیع ذمروں میں ہوتی ہے: ذاتی منتقلیاں اور دیگر جاری منتقلیاں۔ ذاتی منتقلیاں نقد میں یا قسم میں ان تمام جاری منتقلیوں پر مشتمل ہوتی ہیں، جو غیر اقامتی گھرانوں جیسے کارکنوں کی ترسیلات زر وغیرہ، انجام دیں یا بھیجی جائیں۔ دیگر جاری منتقلیوں میں سماجی رقوم، سماجی فوائد، آمدنی یا دولت پر جاری ٹیکس، غیر حیاتی بیرہ پر بیمہ اور دعوے، جاری عالمی تعاون اور متفرق جاری منتقلیاں شامل ہوتی ہیں۔

2- سرمایہ کھاتہ

سرمایہ کھاتہ اقامتی و غیر اقامتی کھاتوں کے درمیان غیر پیداواری غیر مالی اثاثوں کے لیے ڈیٹ و کریڈٹ کے اندراج کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کھاتے میں بھی جاری منتقلیاں شامل ہوتی ہیں جن میں کسی ایک اثاثے کی ملکیت میں تبدیلی ہو اور وہ کسی ایک فریق سے دوسرے فریق کو منتقل ہو جائے یا کسی اثاثے کو ایک فریق یا دونوں فریقوں کی جانب سے تحویل میں لیا جائے یا ٹھکانے لگا دیا جائے، یا جہاں پر قرض دینے والا دے یا قرضے کو معاف کر دیتا ہے۔

3- مالی کھاتہ

مالی کھاتے میں ایسے لین دین کا اندراج کیا جاتا ہے جس میں مالی اثاثے اور واجبات شامل ہوں اور جو اقامتی و غیر اقامتی افراد کے درمیان انجام پاتا ہے۔ مالی کھاتے کے مجموعی توازن کو خالص قرض گاری (+) / خالص قرض گیری (-)۔ خالص قرض گاری (جب مالی توازن ایک مثبت عدد ہو)، یعنی خالص لحاظ سے معیشت باقی دنیا کو فنڈ مہیا کرتی ہے، مالی اثاثوں کی تحویل اور ٹھکانے لگانا اور واجبات کا ہونا اور ان کی واپسی۔ خالص قرض گیری (جب مالی کھاتہ ایک منفی عدد ہو) کا مطلب ہے کہ خالص لحاظ سے معیشت بقید دنیا سے فنڈ زموصول / قرض گیری کرتی ہے۔

⁷ ملازمین کی تنافی کے تین اہم اجزاء ہیں: نقد اجرتیں اور تنخواہیں؛ غیر نقدی اجرتیں اور تنخواہیں؛ اور آجر حضرات کا سماجی حصہ ادائیگی۔

⁸ "مقتل" وہ اندراج ہے جو ایک ادارہ جاتی یونٹ کی جانب سے اشیا، خدمات، مالی اثاثے، یا دیگر غیر پیدا شدہ اثاثے کی دوسرے ادارہ جاتی یونٹ کو فراہمی پر کیا جائے جب معاشی قدر کی حامل شے کا مساوی منافع کوئی نہ ہو۔

جدول 5.1.1: توازن ادائیگی کا موازنہ برطانوی پی پی ایم-5 اور پی پی ایم-6			
تیسرہ	پی پی ایم-6	پی پی ایم-5	ارب ڈالر
جاری کھاتے کا توازن	-1,206	-1,206	
تجارتی توازن	-4,243	-4,267	مصنوعات کی مرمت اور مصنوعات برائے پراسیسنگ کو اب تجارتی کھاتے سے خدمات کے کھاتے میں منتقل کر دیا گیا ہے: جبکہ برآمدات کی سوداگری کو خدمات سے تجارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔
خدمات کا توازن	-890	-868	
بنیادی آمدنی کا توازن	-809	-807	بالواسطہ ناپی جانے والی مالی وساطتی خدمات کو اب خدمات کے کھاتے میں شامل کیا گیا ہے، اور بنیادی آمدنی کھاتے سے نکال دیا گیا ہے۔
ثاوی آمدنی کا توازن	4,736	4,736	جاری منتقلیوں کا تین نام
سرمایہ کھاتہ	46	46	
مالی کھاتہ	-382	382	پی پی ایم-5 میں اثاثوں میں اضافہ منفی علامت کے ساتھ درج کیا جاتا تھا، چنانچہ توازن کے تخمینے میں اثاثہ+ واجبات سے لگایا جاتا تھا۔ پی پی ایم-6 میں اثاثوں میں اضافہ کو+ (مثبت) علامت سے درج کیا جائے گا: اور اب توازن کا تخمینہ یوں لگایا جائے گا: اثاثے- واجبات
براہ راست سرمایہ کاری	-172	172	
براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک میں	59	-59	
براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں	231	231	
جزدانی سرمایہ کاری	-107	107	
جزدانی سرمایہ کاری بیرون ملک میں	1	-1	
جزدانی سرمایہ کاری پاکستان میں	108	108	
مالی ماخوذیات (اثاثہ - واجبات)	0	0	
دیگر سرمایہ کاری اثاثے	-195	195	
دیگر سرمایہ کاری واجبات	-92	-92	
زری مقتدرہ	245	245	
عام حکومت	-258	-258	
ادائیگیاں	525	525	
قسط وار واپسی	783	783	
بینک	-5	-5	
دیگر شعبے	-74	-74	
اعلاط اور بھول چوک	-415	-415	
مجموعی توازن	1,193	-1193	

مالی کھاتے کے 15 جزا ہیں:

1- **براہ راست سرمایہ کاری** سرحد پار سرمایہ کاری کا ایک زمرہ ہے جس میں کسی ملک کے ایک باشندے کا کسی دوسرے ملک میں موجود کسی ادارے کے اختتام پر کنٹرول یا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ براہ راست سرمایہ کاری کے دو جزا ہیں: بقیہ دنیا میں خالص براہ راست سرمایہ کاری، اور مذکورہ ملک (reporting country) میں خالص براہ راست سرمایہ کاری۔ پاکستان کے معاملے میں براہ راست سرمایہ کاری کے توازن کا تخمینہ اس طرح لگایا جائے گا کہ (پاکستانیوں کی جانب سے) بیرون ملک براہ راست سرمایہ کاری اور بقیہ دنیا کی جانب سے پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری کا باہمی فرق معلوم کیا جائے۔ براہ راست سرمایہ کاری میں مثبت توازن کا مطلب یہ ہوگا کہ خالص معنوں میں پاکستان نے بقیہ دنیا میں سرمایہ کاری کی ہے (asset acquisition)۔ اس طرح براہ راست سرمایہ کاری میں منفی توازن کا مطلب یہ ہوگا کہ خالص معنوں میں بقیہ دنیا نے پاکستان میں سرمایہ کاری کی ہے (liability incurred)۔

2- **جزدانی سرمایہ کاری** کا مطلب ہے قرضے یا ایکویٹی سیکورٹیز کے حوالے سے سرحد پار لین دین اور یومیہ حتمی صورتحال (position) جس میں براہ راست سرمایہ کاری یا reserve assets کے جزا شامل نہ ہوں۔ جزدانی سرمایہ کاری کے مثبت اور منفی توازن کی تشریح بھی اسی طرح کی جاتی ہے جس طرح براہ راست سرمایہ کاری کی۔ چنانچہ اگر بقیہ دنیا کی جانب سے پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری اس سرمایہ کاری سے بڑھ جائے جو پاکستانیوں نے بقیہ دنیا میں کر رکھی ہے تو جزدانی سرمایہ کاری کا توازن منفی ہوگا۔ اسی طرح، بقیہ دنیا میں پاکستانیوں کی جزدانی سرمایہ کاری اس جزدانی سرمایہ کاری سے بڑھ جائے جو بقیہ دنیا نے پاکستان میں کر رکھی ہے تو جزدانی سرمایہ کاری کا توازن مثبت ہوگا۔

3- **مالی ماخوذیات اور ایپلائی اسٹاک** کے آپشنز: مالی ماخوذیہ کوئی معاہدہ ایک مالی آلہ ہوتا ہے جو کسی اور مخصوص مالی آلے یا اظہارے یا اجناس سے منسلک ہوتا ہے اور جس کے ذریعے مالی منڈیوں میں مخصوص مالی خطرات کا لین دین کیا جاسکتا ہے۔

4- **دیگر سرمایہ کاری** ایک بقیہ زمرہ ہے جس میں وہ تمام یومیہ حتمی صورتحال اور لین دین شامل ہوتا ہے جو براہ راست سرمایہ کاری، جزدانی سرمایہ کاری، ماخوذیات اور reserve assets میں شامل نہیں ہوتا۔ یہ زمرہ کرنسی اور مانتوں، قرضوں، تجارتی قرضوں، ایس ڈی آر اختصاص، دیگر قابل وصولی/قابل ادائیگی کھاتوں، غیر حیاتی بیمہ کے تکنیکی ریزرو، اور دیگر ایکویٹی پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ اجزا معیشت کے تمام شعبوں کے تمام شعبوں کے اثاثوں کی خالص تحویل اور واجبات کی خالص ذمہ داری کے تحت درج کیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کو ملنے والے قرضے واجبات کی خالص ذمہ داری کے زمرے میں رکھے جاتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران ہر شعبے کی ادائیگیاں قرضوں کی قسط واداراپسی کے ساتھ رپورٹ کی جاتی ہیں، تب واجبات کی خالص ذمہ داری کا تخمینہ لگانے کے لیے قرضے کی ادائیگی میں سے اس عرصے کے دوران قسط واداراپسی کو منہا کیا جائے گا۔ اگر ادائیگیاں قسط واداراپسی سے بڑھ جائیں تو واجبات کی خالص ذمہ داری ایک مثبت عدد ہوگا (یعنی واجبات میں اضافہ)، جبکہ قسط واداراپسی ادائیگیوں سے بڑھ جائے تو واجبات کی خالص ذمہ داری منفی عدد ہوگا (یعنی واجبات میں کمی)۔

5- **Reserve Assets** وہ بیرونی اثاثے ہیں جو مختلف مقاصد میں زری مقتدرہ کے استعمال کے لیے دستیاب ہوتے ہیں اور وہی انہیں کنٹرول کرتی ہے، مثال کے طور پر توازن ادائیگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، کرنسی کی شرح مبادلہ پر اثر ڈالنے کی غرض سے مبادلہ منڈیوں میں مداخلت کرنے کے لیے، اور اسی نوعیت کے دیگر مقاصد کے لیے (مثلاً کرنسی اور معیشت پر اعتماد برقرار رکھنا)۔

بیرونی سرمایہ کاری

بیرونی سرمایہ کاری دراصل براہ راست خالص سرمایہ کاری (بیرون ملک) اور براہ راست خالص سرمایہ کاری (پاکستان) کے مابین فرق ہے۔ براہ راست خالص سرمایہ کاری (پاکستان) میں طاقتور بحالی آئی: م 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں سال بسال 85 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں کمی آئی تھی۔⁹

اس اضافے میں ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (خام) میں 8.2 فیصد نمو، اور رقوم کے اخراج (پاکستان سے سرمایہ کاری کی واپسی) میں آنے والی 20 فیصد کمی کو دخل ہے (جدول 5.4)۔ اس بہتری کے باوجود براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بہاؤ اطمینان بخش نہیں کہا جاسکتا:

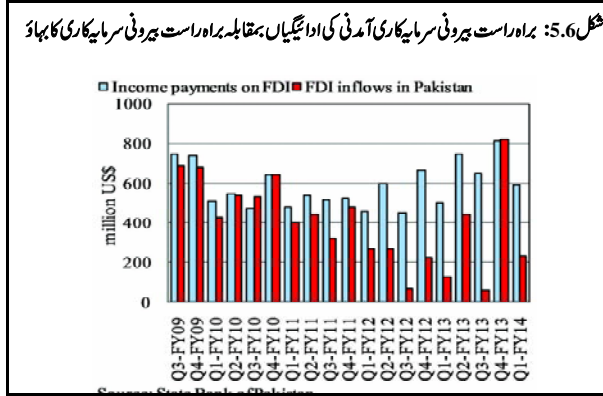
اولاً، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے جز وارجائز سے پتہ چلتا ہے کہ تمام کا تمام اضافہ نو سرمایہ کاری آمدنی میں اضافے (جو اس سال 9 پاکستان میں خالص براہ راست سرمایہ کاری م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 263 ملین ڈالری جو گزرم 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 125 ملین ڈالر رہ گئی۔

جدول 5.3: پہلی سہ ماہی کے دوران مالی کھاتے کی تفصیلات برطانوی پی ای ایم-6		
ملین ڈالر		
م 14ء	م 13ء	مالی کھاتہ
-382	406	مالی کھاتہ
-172	-102	I۔ براہ راست سرمایہ کاری (اثاثہ - واجبات: حقیقی علامت خالص قرض گیری کا اظہار ہے)
59	23	براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک میں (اثاثہ)
231	125	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں (واجبات)
-107	-109	II۔ جزو دانی سرمایہ کاری (اثاثہ - واجبات: حقیقی علامت خالص قرض گیری کا اظہار ہے)
1	5	جزو دانی سرمایہ کاری بیرون ملک میں (اثاثہ)
108	114	جزو دانی سرمایہ کاری پاکستان میں (واجبات)
-103	617	III۔ دیگر سرمایہ کاری (الف - ب) (حقیقی علامت خالص قرض گیری کا اظہار ہے)
-195	420	الف۔ مالی اثاثوں کا خالص حصول
0	0	(i) مرکزی بینک
-190	285	(ii) اثاثے لینے والی کارپوریشنیں
-2	-4	(iii) عام حکومت
-3	139	(iv) دیگر شعبے
-92	-197	ب۔ واجبات کی خالص ذمہ داری
245	0	(i) مرکزی بینک
-5	-310	(ii) اثاثے لینے والی کارپوریشنیں
-258	17	(iii) عام حکومت
525	398	ادائیگی
783	381	قطر دار واپسی
-74	96	(iv) دیگر شعبے
ماخذ: اسٹیٹ بینک		

جدول 5.4: پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری			
ملین ڈالر			
خالص	اخراج	آمد	
125	339	464	پہلی سہ ماہی م 13ء
231	271	502	پہلی سہ ماہی م 14ء
85.0	-20.0	8.2	فیصد نمو
ماخذ: اسٹیٹ بینک			

کارپوریٹ کی بہتر نفع یابی کا اظہار ہے)، اور کارپوریٹ قرضوں کی واپسی میں تیزی سے آنے والی کمی کا نتیجہ ہے۔¹⁰ اس کے برعکس نقد ایکویٹی اور سرمایہ جاتی آلات کی صورت میں سرمایہ کاری ماند رہی، حالانکہ اسے براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی زیادہ پیداواری قسم سمجھا جاتا ہے۔

ثانیاً، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی سطح اب بھی بہت کم اور غیر مؤثر ہے۔ اس کو درست تناظر میں یوں دیکھا جاسکتا ہے کہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری عام براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد میں یہ چیزیں شامل ہیں: (i) نقد ایکویٹی، (ii) سرمایہ جاتی آلات، (iii) نو سرمایہ کاری آمدنی، اور (iv) سرمایہ کاری کرنے والی کمپنی سے قرضے۔ اخراج میں بے سرمایہ کاریاں (disinvestment)، اور سرمایہ کاری کرنے والی کمپنی کو قرضے کی واپسی شامل ہے۔



سرمایہ کاری سے آمدنی کی وطن واپسی (income repatriation) پاکستان آنے والی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے بدستور زیادہ ہی ہے (شکل 5.6)۔ چنانچہ بحیثیت مجموعی بیرونی سرمایہ کاری ملکی زرمبادلہ کے اخراج کا سبب بن رہی ہے۔

دیگر سرمایہ کاریاں

دیگر سرمایہ کاریاں بنیادی طور پر اس فرق کی

نمائندگی کرتی ہیں جو کسی خاص دورانیے میں مالی اثاثوں کی خالص تحویل اور واجبات کے مابین پایا جائے۔ اثاثہ جات میں بنیادی طور پر زرمبادلہ میں ظاہر کیے گئے اثاثوں کی تحویل بشمول کرنسی، امانتیں، اور واجب الادا برآمدی بل شامل ہے، واجبات معیشت کے مختلف شعبوں کی جانب سے بیرونی ذرائع سے کی گئی قرض گیری پر مشتمل ہوتی ہیں۔ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دیگر سرمایہ کاریوں میں منفی توازن بنیادی طور پر مالی اثاثوں میں تیزی سے کمی کا اظہار ہے جس نے مالی واجبات میں کمی کے اثرات زائل کر دیے۔

م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالی اثاثوں میں کمی کی ممکنہ وجوہات یہ ہیں: کمرشل بینکوں کے مجموعی ذخائر میں کمی، بینکوں کے تجارتی نوٹسروں میں 414 ملین ڈالر تخفیف، جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 200 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔¹¹ اس کمی کی جزوی وجہ جاری کھاتے کا بڑھتا ہوا خسارہ بھی ہو سکتا ہے تاہم بڑا سبب اس پیشتر عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ میں عدم تعاون ہو سکتا ہے (سیکشن 5.4)۔

جہاں تک خالص واجبات کا تعلق ہے، زیر جائزہ عرصے کے دوران مسلسل گرتی رہیں، خاص طور پر حکومت کی جانب سے قرضوں کی واپسی نئے قرضوں کے حصول سے آگے نکل گئی جو رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران واجبات میں 258 ملین ڈالر کی خالص کمی کا سبب بنی۔¹² تاہم اس کمی کا بیشتر حصہ بینک آف چائنا کے ساتھ تبدیل کرنسی انتظام سے وصولی کی شکل میں مرکزی بینک کے مبادلہ واجبات بڑھنے سے زائل ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خالص واجبات میں مجموعی تخفیف م س 13ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔

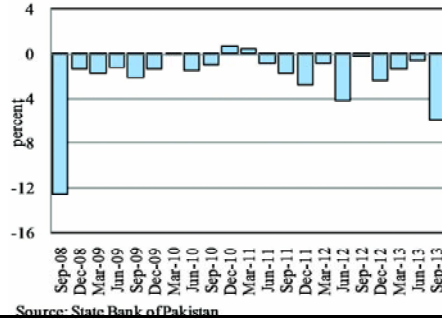
5.4 ذخائر اور شرح مبادلہ

اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر میں کمی م س 14ء کے دوران بھی جاری رہی: اسٹیٹ بینک کے ذخائر سے پہلی سہ ماہی میں 1.3 ارب ڈالر کم ہوئے جو گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والی کمی سے تین گنا زائد ہیں۔ اس کمی کی ممکنہ وجوہات یہ ہیں: (i) 480 ملین ڈالر کے

11 کمرشل بینکوں کے مجموعی زرمبادلہ ذخائر میں ان کے سیال زرمبادلہ ذخائر اور تجارتی نوٹسروں شامل ہیں۔

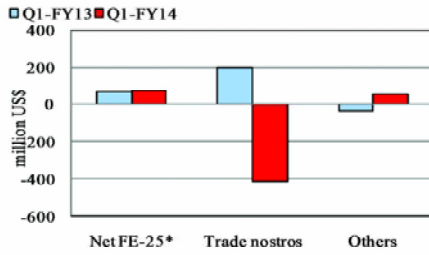
12 یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ باب 4 میں بیان کیا گیا ہے کہ بیرونی قرضے کے حجم میں خالص اضافہ ہوا، جبکہ توازن ادائیگی کے کھاتے بیرونی قرضوں کی خالص ادائیگی ظاہر کرتے ہیں۔ اس فرق کا بنیادی سبب یہ ہے کہ لیے گئے قرضے امریکی ڈالر کے بجائے دوسری کرنسیوں میں تھے جن کے حجم کی باز قدر پائی (revaluation) کی گئی (تفصیلات کے لیے دیکھئے باب 4)۔ توازن ادائیگی میں تعاون کے لیے آئی ایم ایف کا قرضہ بھی اس فرق کا ایک سبب ہے جو ان دو ڈیٹا سیٹ میں پایا جاتا ہے: آئی ایم ایف کے قرضوں کی وصولی اور واپسی بیرونی قرضے کے ڈیٹا میں شامل ہوتی ہے، تاہم وہ توازن ادائیگی میں شامل نہیں ہوتی، اور انہیں الگ سے درج کیا جاتا ہے۔

شکل 5.7: پاکستانی روپے کی قدر میں سہ ماہی کی



Source: State Bank of Pakistan

شکل 5.8: کمرشل بینکوں کے مجموعی ذخائر میں ردوبدل



*These are calculated as commercial banks' holding of FE-25 deposits minus loans extended for trade finance, and other placements of these deposits inside Pakistan.
Source: State Bank of Pakistan

مبادل / پیشگی معاہدوں (forward contracts) میں سست روی، (ii) آئی ایم ایف کو 311 ملین ڈالر کی خالص ادائیگی، اور (iii) حکومت کی جانب سے قرضے کی 258 ملین ڈالر واپسی (جدول 5.3)۔ اس کے برعکس کمرشل بینکوں کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر سہ ماہی کے دوران معمولی سے بڑھے جس سے بیرونی کرنسی امانتوں میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔¹³ زرمبادلہ کے ملکی ذخائر ستمبر 2013ء کے اختتام پر بحیثیت مجموعی 9.8 ارب ڈالر ہو گئے جو تین ماہ (یا 12.5 ہفتے) کے درآمدی بل کے لیے کافی تھے۔ نیز، آئی ایم ایف نے اسٹیٹ بینک کو خالص عالمی ذخائر کا جو سہ ماہی ہدف دیا تھا وہ بھی پورا نہ ہوسکا: 2.9 ارب امریکی ڈالر کے تقطیع شدہ ہدف کے مقابلے میں اسٹیٹ بینک کے خالص عالمی ذخائر ستمبر 2014ء کے خاتمے پر 3.2 ارب ڈالر تھے۔¹⁴

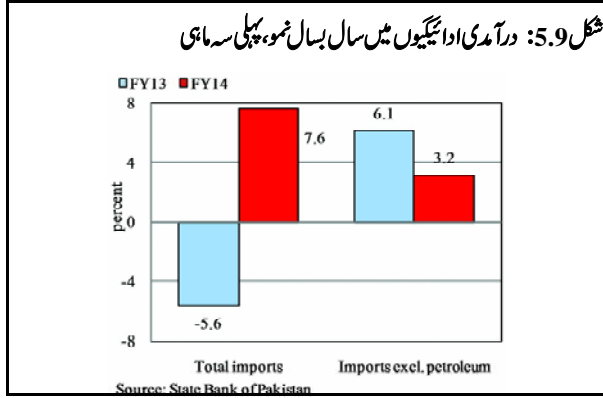
زرمبادلہ ذخائر پر اس دباؤ کی عکاسی روپے کی مساوات میں بھی ہوئی: گزشتہ سال میں معمولی کمی کے مقابلے میں رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران 6 فیصد کمی ہوئی جو گزشتہ 20 ماہ کی شدید ترین کمی ہے (شکل 5.7)۔ اگرچہ جاری حسابات کے بھاری خسارے، اور زرمبادلہ ذخائر گرنے سے، کمی کے اس رجحان کی وضاحت ہوتی ہے تاہم کمی کی شدت مکمل طور پر واضح نہیں ہو پاتی۔ ہماری رائے ہے کہ اس شدید کمی کا ممکنہ سبب اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کو تعاون کا فقدان، اور سہ ماہی کے دوران منڈی کی وہ توقعات ہیں جو از خود پوری ہوتی ہیں۔ پوری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک اپنے ناکافی ذخائر کی بنا پر بازار مبادلہ میں مداخلت سے باز رہا، دراصل اس نے ای ایف ایف پروگرام کی تیاری کے طور پر جولائی اور اگست 2013ء میں بین ال بینک بازار سے 125 ملین ڈالر سے زائد خریدے۔¹⁵ چنانچہ جاری کھاتے کی ادائیگیوں کا سارا دباؤ اس عرصے کے دوران کمرشل بینکوں نے برداشت کیا جو ان کے گرتے ہوئے تجارتی نوٹسوں سے ظاہر ہے (شکل 5.8)۔¹⁶ ستمبر 2013ء میں آئی ایم ایف نے آرٹیکل IV پر مشاورت پر اپنی ایک تفصیلی رپورٹ جاری کی جس میں اسٹیٹ بینک کے خالص ذخائر کو سہارا دینے کے لیے بین

¹³ بینکوں کے سیال زرمبادلہ ذخائر کا تخمینہ لگانے کے لیے ان کی تجویز میں ایف ای 25 مانتوں میں سے تجارتی مالکاری کو نہ کیا جاتا ہے۔ ان میں بینکوں کے تجارتی نوٹس شامل نہیں ہوتے۔

¹⁴ آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ نمبر 14/1 مورخہ جنوری 2014ء، "First Review under the Extended Arrangement under the Extended Fund Facility، Request for Waiver of Nonobservance of a Performance Criterion and Modification of Performance Criteria".

¹⁵ آئی ایم ایف نے تجویز کیا تھا کہ اسٹیٹ بینک اپنے خالص عالمی ذخائر تشکیل دینے کی غرض سے بین ال بینک سے 125 ملین ڈالر خرید لے جیسا کہ اظہار دلچسپی کے تفصیلی خط میں درج ہے۔

¹⁶ بینکوں کے تجارتی نوٹسوں ان کے سیال زرمبادلہ ذخائر میں شامل نہیں ہوتے۔



الینک سے زر مبادلہ کی خریداری پر زور دیا گیا۔ اس سے بازار میں سٹہ بازی کے احساسات پیدا ہوئے کہ اسٹیٹ بینک خالص عالمی ذخائر کا سہ ماہی ہدف پورا کرنے کے لیے مستقبل میں زر مبادلہ خرید سکتا ہے، ان ہی احساسات نے بین الینک شرح مبادلہ کو 26 ستمبر 2013ء کو 110.5 روپے فی ڈالر کی بلند ترین سطح پر جا بچایا۔

بازار مبادلہ ستمبر 2013ء کے اواخر میں آئی ایم ایف

کی خصوصاً پہلی قسط کے 574 ملین ڈالر، اور اکتوبر 2013ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے 322.2 ملین ڈالر وصولی کے بعد معمول پر آ گیا۔ دسمبر 2013ء کے وسط میں پاکستان کو آئی ایم ایف کی جانب سے دوسری قسط کے 554 ملین ڈالر بھی موصول ہوئے۔ صورتحال معمول پر آنے کا ایک اور اہم سبب یہ ہے کہ پاکستان پرانے ایس بی اے کی ادائیگی سے نجات پا چکا تھا؛ م س 14ء کی دوسری ششماہی میں ادائیگیوں کی رقم نسبتاً کم ہے، اور اس عرصے کے دوران ائی ایف ایف کی معینہ وصولیاں اس ادائیگی کا ازالہ کر دیں گی (شکل 5.2)۔ اس کے علاوہ بازار کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت زر مبادلہ کی اضافی وصولیوں، آئی ایف آئی کے قرضوں، تھری جی نیلامی اور اتصالات سے نجکاری کی رقم کسی حد تک ملنے کی امید ہے۔¹⁷

5.5 تجارتی کھاتہ

م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ بڑھ کر 4.2 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ اس اضافے کی وجہ برآمدات کا یکدم بڑھ جانا تھا جو برآمدات کی معتدل نمو سے متوازن طور پر پیٹرولیم کے شعبے کی وجہ سے برآمد ہوا جسے منہا کر دیا جائے تو درآمدی نمو میں م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت معمولی کمی ہوئی (شکل 5.9)۔ پیٹرولیم کی ادائیگیوں میں بڑے اضافے کی وضاحت دو عوامل سے ہوتی ہے۔

اول، پہلی سہ ماہی سے عین پہلے گزشتہ قرضے کے تصفیے نے پورے شعبہ توانائی کے قدرتی سلسلے میں سیالیت کی صورت حال کو بہتر بنادیا۔¹⁸ خاص طور پر ریفا سزیاں اہم پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی پیداوار بڑھانے کے لیے خام تیل درآمدات کر سکیں (باب 2)۔¹⁹ دوم، ملک بھر میں سی این جی کی دستیابی میں کمی نے پیٹرولیم کی طلب بڑھا دی ہے؛ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک میں پیٹرولیم کی مجموعی فروخت 11.6 فیصد سال بسال بڑھ گئی۔

پیٹرولیم کے علاوہ درآمدات

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم کے سوا دیگر درآمدات میں پچھلے سال کی نسبت کمی آئی۔ اس کی وجہ کئی عوامل

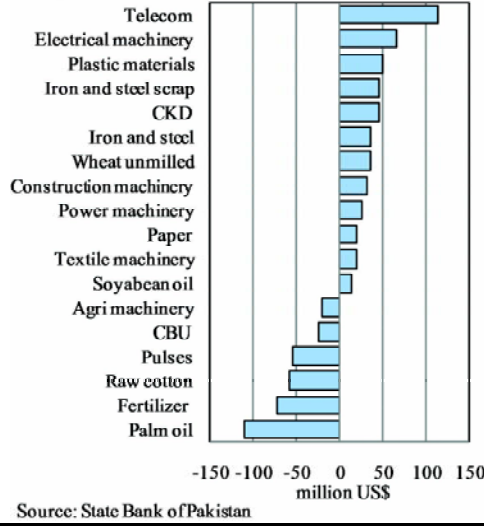
¹⁷ بی بی سی ایل کی تمام متفقہ اہلاک اتصالات کو منتقل کرنے کے حوالے سے عرب امارات کی کہنی اور حکومت پاکستان کے مابین معاملہ حال حل طلب ہے۔

¹⁸ جون 2013ء میں حکومت نے گزشتہ قرضے کے تصفیے کے لیے 1322 ارب روپے ادا کیے۔

¹⁹ خام تیل کا درآمدی حجم م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں سال بسال 10.5 فیصد بڑھ گیا (ماخذ: اوی اے سی)

سے منسوب کی جاسکتی ہے (شکل 5.10):

شکل 5.10: غیر پٹرولیم درآمد میں سال ب سال تبدیلی (پہلی سہ ماہی م س 14ء)



(i) پام آئل کی بین الاقوامی قیمت میں کمی سے درآمدی بل 9.2 فیصد کم ہو گیا گوکہ کسٹم کے ریکارڈ میں درآمدی مقدار میں اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔^{20,21}

(ii) کھاد کے شعبے کو گیس کی بہتر دستیابی سے ملکی پیداوار بڑھ گئی اور کھاد کی درآمد میں کمی آئی (باب 2)۔

(iii) دالوں کی ملکی پیداوار م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ سال کے مقابلے میں اچھی رہی جس سے درآمدات پر انحصار کم ہوا۔

(iv) اکتوبر 2012ء تک پانچ سال تک پرانی

کاروں کے مکمل ساختہ یونٹوں (CBUs) کی درآمد کی اجازت تھی۔ نومبر 2012ء میں حکومت نے یہ حد تین سال کردی جس سے مکمل ساختہ یونٹوں کی درآمد میں کمی آئی۔ م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 14223 یونٹ درآمد کیے گئے تھے جبکہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ تعداد صرف 4965 رہ گئی۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ مشینری کی درآمدات میں خاصی بہتری آئی جو معیشت کے لیے اچھا شگون ہے۔ یہ اضافہ وسیع البیاد تھا جس میں ٹیلی مواصلات، برقی شعبہ، تعمیرات، بجلی کی پیداوار اور ٹیکسٹائل شامل ہیں۔ ٹیلی مواصلات کی درآمدات

جدول 5.5: پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات			
مالیت ملین ڈالر میں		سال ب سال نمو (فیصد)	
م س 13ء	م س 14ء	م س 13ء	م س 14ء
6,151	6,275	0.0	2.0
3,220.8	3,462.9	-7.6	7.5
886.6	867.2	-3.7	-2.2
339.7	402.8	-21.8	18.6
189.2	209.2	-27.4	10.5
150.5	193.6	-13.4	28.7
63.3	76.0	4.0	20.1
73.4	45.9	360.0	-37.5
147.3	142.3	15.7	-3.4
234.7	255.9	-4.2	9.0
128.3	132.4	-2.1	3.2

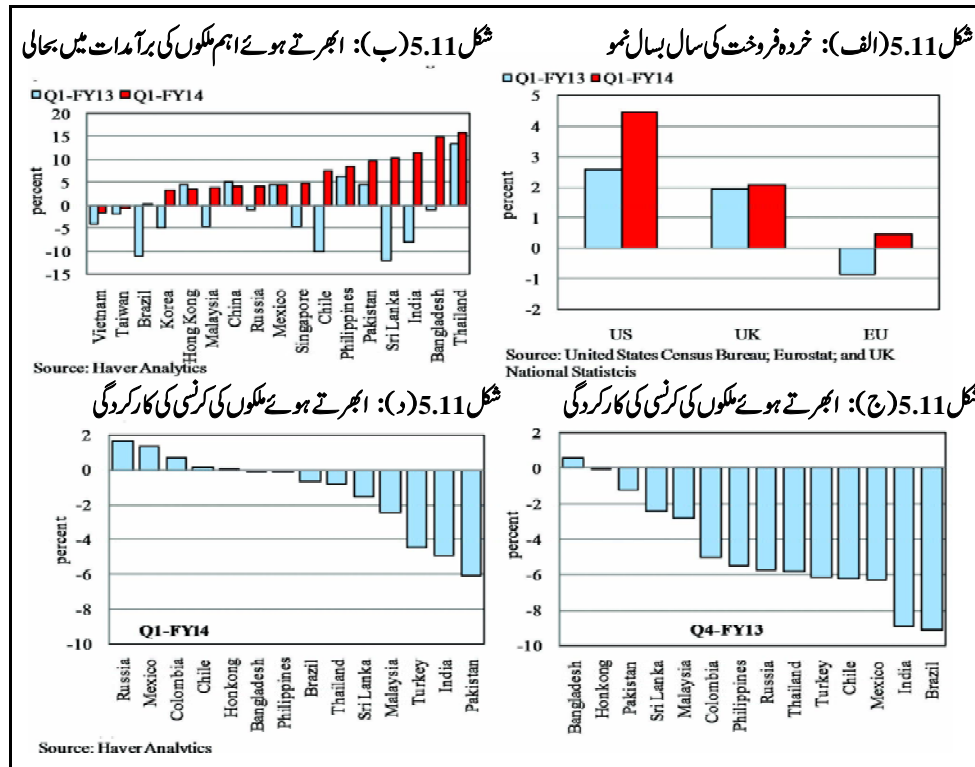
20 کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق زیر جائزہ عرصے کے دوران پام آئل کے درآمدی حجم میں 1.5 فیصد کا سال ب سال اضافہ، اور اس کی اکائی قدر میں اس عرصے کے دوران 10.9 فیصد سال ب سال کمی واقع ہوئی (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

21 م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خوردنی تیل اور گھی کی ملکی پیداوار بلند رہنے سے بھی پام آئل کی درآمد بڑھنے کا اشارہ ملتا ہے۔ جیسا کہ باب 2 میں بیان کیا گیا ہے، م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خوردنی تیل اور گھی کی پیداوار بالترتیب 9.8 فیصد اور 7.6 فیصد بڑھ گئی ہے۔

میں تیز اضافہ زیادہ تر وصولی اور ترسیل کے آلات میں ہوا کیونکہ ملک تھری جی دور کے لیے تیار ہو رہا ہے جس کے لیے زیادہ اختراعی براڈ بینڈ خدمات درکار ہیں۔ ٹیکسٹائل مشینری کی اضافے کی وجہ جنوری 2014ء میں جی ایس پی پلس حیثیت سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے ہو سکتا ہے لیکن برقی مشینری میں اضافے کا سبب طبی آلات کی درآمد تھی۔ آخراً، بھرپور تعمیراتی سرگرمیاں اس شعبے میں سرمایہ کاری کو راغب کرتی رہیں اور م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں تعمیراتی مشینری کی درآمدات م س 13ء کے پورے سال کی درآمدات سے بھی زیادہ تھیں۔

برآمدات

برآمدات کی وصولی م س 13ء میں مستقل رہنے کے بعد م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.0 فیصد بڑھ گئیں (جدول 5.5)۔ یہ بہتر کارکردگی ملکی اور بیرونی عوامل دونوں کی وجہ سے تھی۔ ملکی عوامل میں توانائی کی رسد میں بہتری اور قابل برآمد اشیا (مثلاً کپاس اور چاول) کے زیادہ ذخائر شامل ہیں (باب 2)۔ بیرونی عوامل میں ہماری برآمدی منڈیوں میں صارف کی مستحکم طلب شامل ہے۔ علی الخصوص اہم پالیسی فیصلوں میں کچھ غیر تقابلی عنصر کے باوجود م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں امریکہ اور یورپی ممالک میں صارف کی طلب تھوڑی بڑھی (شکل 5.11 الف)۔ ساتھ ہی فیڈرل ریزرو کی جانب سے جون 2013ء میں مقداری نرمی گھٹانے کی ضرورت کا اشارہ ملنے کے بعد جلد ہی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی کرنسیوں کی قیمت تیزی سے کم ہوئی۔ ان عوامل نے مل کر بیشتر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات کی بحالی میں کردار ادا کیا اور پاکستان بھی اس سے مستثنیٰ نہ تھا۔ تاہم جنوبی ایشیا کے حریف ملکوں نے پاکستان سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا (شکل 5.11 الف سے ج)۔



جدول 5.6: پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات					
سال برائے		برآمدات		برآمدات	
سال	م	سال	م	سال	م
14ء	13ء	14ء	13ء	12ء	11ء
7.5	-7.6	3462.9	3220.8	3485.9	
105.5	-49.5	50.6	24.6	48.7	
10.0	18.1	561.3	510.4	432.1	
12.8	-4.4	726.4	644.0	673.6	
2.2	-23.1	553.4	541.7	704.4	
9.2	-14.6	501.7	459.5	538.0	
2.8	8.0	183.3	178.3	165.1	
6.6	13.6	438.6	411.5	362.2	

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ٹیکسٹائل کی برآمدات:

ٹیکسٹائل کی برآمدات میں بہتری تین عوامل کی بنا پر ہوئی: (i) چین میں سوتی دھاگے کی طلب میں اضافہ، (ii) جنوری 2014ء سے پاکستان کو یورپی یونین سے جی ایس پی پلس حیثیت ملنے کی توقع، اور (iii) پاکستانی روپے کی قدر میں کمی۔

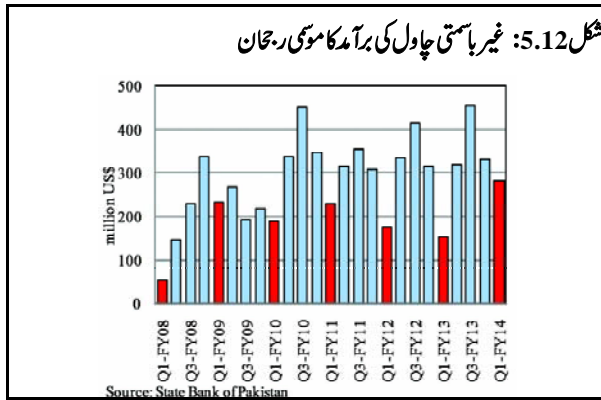
پچھلے چند برسوں سے چینی حکومت درآمدات کے توسط سے کپاس کو ذخیرے میں محفوظ رہنے کا پروگرام چلا رہی ہے۔ تاہم م س 14ء میں اس کی پالیسی میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ اب حکومت خام کپاس کے بجائے سوتی دھاگے کی درآمدات پر زور دے رہی ہے کیونکہ اب دنیا کے کپاس کے آدھے سے زیادہ ذخائر چین کے قبضے میں ہیں۔ پاکستان کے دھاگہ سازوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور دوران سہ ماہی دھاگے کی برآمدات میں 10 فیصد اضافہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ چین نے تو اپنی خام کپاس کی درآمد کم کی لیکن م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں بھارت، انڈونیشیا اور ویت نام نے اپنی اپنی طلب خاص بڑھالی۔ نتیجتاً پاکستان گزشتہ سال کی نسبت اپنی خام کپاس کی درآمد گنی کرنے میں کامیاب رہا (جدول 5.6)۔

جہاں تک قدر اضافی والی اشیاء کا تعلق ہے، یورپی یونین کو پاکستان ملبوسات کی برآمدات 2014ء کی ڈیوٹی فری رسائی کی توقع کی بنا پر تیزی سے بڑھیں۔ پاکستانی برآمد کنندگان پچھلے چند ماہ سے یورپی یونین کے درآمد کنندگان سے تعلقات کا مضبوط کرتے رہے ہیں تاکہ جنوری 2014ء اور اس کے بعد بعض ڈیوٹی فری اور کوٹا فری اشیاء درآمد کرنے کے موقع سے پورا فائدہ اٹھاسکیں۔

غذائی گروپ

م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں اہم غذائی اشیاء کی برآمدات اچھی رہیں۔ خاص طور پر چاول کی برآمدات میں مسلسل دو سال گرنے کے بعد پھر بحالی آئی۔ اس کی بڑی وجہ گزشتہ سیزن کے کھر دے چاول کا بچا ہوا ذخیرہ اور اس سال زیادہ بلند تر پیداوار کی پیش گوئیاں تھیں۔ جیسا کہ شکل 5.12 میں دکھایا گیا ہے، پہلی سہ ماہی میں برآمدات عموماً پست رہتی ہیں کیونکہ چاول کی بھرپور

شکل 5.12: غیر باستی چاول کی برآمدات م س 14ء کی پہلی سہ ماہی



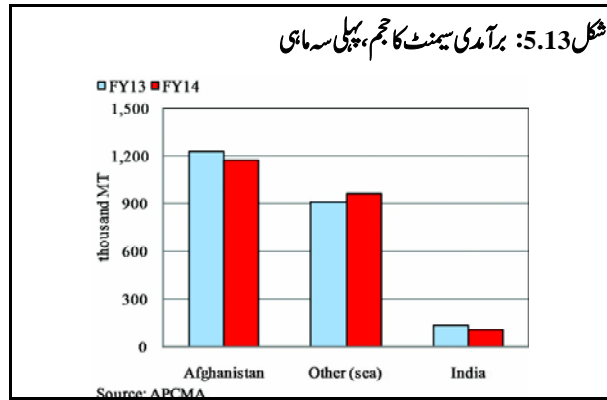
Source: State Bank of Pakistan

پیداوار اکتوبر اور اس کے بعد آتی ہے۔ تاہم اس سال پہلی سہ ماہی میں دستیاب ذخائر کی وجہ سے برآمدات بڑھ گئیں۔ علاوہ ازیں منقولی شواہد سے ظاہر ہے کہ کھر درے چاول کی پیداوار غالباً م س 14ء میں سیلاب سے پہلے کی سطح کی طرف لوٹ جائے گی۔ کھر درے چاول اگانے کے لیے بڑی ترغیبات میں پانی کی کم ضرورت، چین اور مشرق بعید میں بلند طلب اور برآمدی خریداری کی بنا پر ملکی نرخوں میں مستحکم اضافہ شامل ہے۔

مچھلی

مچھلی کی برآمدات م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ سال کی نسبت 20.1 فیصد بڑھ گئیں۔ یہ اضافہ جو زیادہ تر منجمد، بغیر ہڈی اور جھینگوں کے زمروں میں سب سے زیادہ ہوا، بنیادی طور پر حکومت سندھ کے اس سال جولائی میں ماہی گیری پر عائد پابندی اٹھانے کا نتیجہ تھا۔²² اس کے علاوہ بیت نام، تھائی لینڈ اور مشرق وسطیٰ سے بلند تر طلب سے بھی برآمدی نمو میں مدد ملی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سے یورپی یونین نے پاکستان سے بحری غذائی درآمد پر پابندی لگائی ہے تب سے مقامی برآمد کنندگان مشرق وسطیٰ اور مشرقی ایشیا کی منافع بخش برآمدی منڈیوں میں قدم جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مستقبل میں امید ہے کہ پاکستان کی برآمدات مزید بہتر ہوں گی کیونکہ یورپی یونین نے پاکستان سے بحری غذائی درآمد پر جو پابندی چھ سال پہلے عائد کی تھی اٹھالی ہے۔ تاہم مقامی برآمد کنندگان کو یہ منڈی اور دوسری محنت سے حاصل کردہ منڈیوں میں قدم جمائے رکھنے کے لیے اپنے معیار کے حوالے سے محتاط رہنا ہوگا۔ خاص طور پر پاکستان معیار کی بنیاد پر کویت اور سعودی عرب سے درآمدی آرڈرز مسترد اور پھر منسوخ کیے جانے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

سیمنٹ



م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں سیمنٹ کی برآمدات مزید کمزور ہو گئیں جس کا بڑا سبب یہ تھا کہ بھارت میں نئی استعداد استعمال میں آنا شروع ہو گئی۔ مزید یہ کہ افغانستان کو پاکستان کی برآمدات مسائل کا شکار رہیں جس کی وجہ ملک میں ایرانی سیمنٹ کا مستحکم ہونا تھا۔ ان دو ملک کو چھوڑ کر م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی برآمد میں 12 فیصد کی متاثر کن نمو دیکھی گئی (شکل 5.13)۔ علی الخصوص موزمبیق، جنوبی افریقہ، تنزانیہ، جبوتی، کینیا

اور عراق کو برآمدات میں م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی بہتری آئی۔ بیشتر افریقی ممالک میں موجودہ طلب اور تعمیرات کے لیے رجائیت پسندانہ نقطہ نظر کی وجہ سے ایک معروف پاکستانی سیمنٹ ساز نے جمہوریہ کنگو کی پیداواری سہولتوں میں سرمایہ کاری کی ہے۔ علاوہ ازیں اس ادارے کی عراق میں سیمنٹ گرانڈنگ کی سہولت بھی متوقع طور پر جنوری 2014ء میں سرگرمیاں شروع کر دے گی۔ مزید برآں، تین مقامی سیمنٹ ساز سری لنکا میں سیمنٹ کی تیاری کے پونٹ قائم کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔

22 حکومت ہر سال جون اور جولائی میں مچھلی پکڑنے پر پابندی لگا دیتی ہے کیونکہ یہ ان کی نسل پروری کا موسم ہوتا ہے۔ تکنیکی لحاظ سے دیکھا جائے تو اس موسم کے دوران یہ پابندی اٹھانا درست نہ تھا۔ مچھلی کی برآمد م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اگرچہ بہتر ہوئی تاہم نسل پروری پر، اور اگلے سال دستیاب مچھلیوں پر اس کا منفی اثر پڑے گا۔

مستقبل کے امکانات

تازہ ترین اعداد و شمار کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ برآمدات اور درآمدات دونوں میں کمی آئے گی۔ اکتوبر اور نومبر 2013ء دونوں کے دوران تجارتی خسارے میں سال بسال کمی ہوئی ہے جس کا بڑا سبب پیٹرولیم (خام اور مصنوعات دونوں) کی درآمد کا خاصا کم ہو جانا ہے۔ دوسری جانب برآمدات میں معتدل کمی خصوصاً ٹیکسٹائل، ہیفٹھا، چمڑے اور سیمنٹ کے شعبوں میں نمایاں ہے۔ جنوری 2014ء سے یورپی یونین میں پاکستان کی جی ایس پی پلس حیثیت مؤثر ہو گئی ہے اس لیے توقع ہے کہ برآمدات بحال ہوں گی کیونکہ اس کی وجہ سے پاکستان کو ٹیکسٹائل اور چمڑے کی اہم اشیاء یورپی یونین کو ڈیوٹی فری اور کونافری برآمد کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔²³ ہماری پیش گوئی ہے کہ س 14ء کے آخر تک تجارتی خسارہ 16.5 اور 17.8 ارب ڈالر کی حد میں رہے گا۔

²³ اس سہولت کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے پاکستانی برآمد کنندگان کو مصنوعات کی نئی نسل تشکیل دینی چاہیے (مثلاً ٹیکنیکل ٹیکسٹائل) اور مصنوعی ریشوں کا استعمال بڑھانا چاہیے تاکہ ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات تیار کی جائیں۔